بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایں

(نظم دلکش)

۴۴ ھ ۱۳

یا

دیوانۂ حجاز

از

ولولۂ جنون

پروانۂ جمالِ احمدی فدائی محمد ابو الشرف مجددی کان اللہ لہٗ

اہتمام سید محمد صدیق خیرآبادی

در الناظر پریس لکھنؤ طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوانۂ حجاز

ملا حجاز کے جنگل میں ایک دیوانہ — قدم زمیں پہ پڑتا تھا اُسکا مستانہ
مگر نگاہیں یہ کہتی تھیں ہے یہ فرزانہ — کسی کی شمع جہاں سوز کا ہے پروانہ

کبھی (ثبیرؑ) کی چوٹی پہ دوڑ جاتا تھا
کبھی (قبیسؑ و صفا) پہ مڑ کے اوڑ آتا تھا

یہ اضطراب کا عالم کہ برق بھی بیتاب — تڑپ تھی سینے میں دل کی بصورت سیماب
چمک دمک کا بیاں کیا ہو کس کی ہے یہ تاب — میں آفتاب کہوں اسکو یا کہوں مہتاب

نگاہیں ہوتی تھیں خیرہ جو اُس پہ پڑتی تھیں
مگر نہ ہٹتی تھیں پڑ کر کچھ ایسی گڑتی تھیں

کبھی (کُداؑ) کی چٹانوں پہ جا کے لی ٹکر — کبھی (حجونؑ) پہ گھوما تو آگیا چکر
جنوں میں لوٹ گیا (غارِ ثورؑ) کے اندر — فگار جسم کا چھپا تھا دامنِ (حرا)

نگہ کے آگے کھُلی (کوہؑ نور) کی چوٹی
گندھی ہوئی جسے پہنچے نہ حور کی چوٹی

۲

کسی طرح کی رکاوٹ پڑی نہ (کبکبؓ) میں — (قیقعانؓ) میں ٹھہر کا نہ (خشبؓ) میں
قدم بڑھائے چلا (وادیِ محصبؓ) میں — قرار تھا نہ اُسے ایک جا پھر اسب میں

اُڑائی چار طرف جا کے ہر مقام کی خاک
اُٹھا کے منہ پہ ملی (مشعرِ حرامؓ) کی خاک

(مِنیٰ) پہنچ کے لئے اُسنے ہاتھ میں احجار — اڑائے سیکڑوں پتھر جو سوجھی (رمیِ جمار)
زباں پہ نعرۂ لبیک کی رہی تکرار — لگائی خوب یہ بے وقت جھیر دیں کی پکار

نہ حاجیوں کا زمانہ نہ فصل تھی حج کی
مگر یہاں تو فقط یاد وصل تھی (زوجؓ) کی

دکھائی برق نے مشعل جو ابرِ باراں میں — بہا کے سیل اُسے لے آئی (دشتِ نعماںؓ) میں
نئی اُمنگ کی یہ وحشت نے لی بیاباں میں — اُٹھا کے جیب میں رکھدی سب خاک (عینِ بازاںؓ) میں

زمانہ گرمی کا پھر اُس پہ پیاس کی شدت
اُسے کچھ اسکی بھی پروا نہیں تھی صد رحمت

(سونسیہؓ) کے بھی پانی سے کچھ نہ کام چلا — زبان منہ سے نکالے وہ تشنہ کام چلا
اگرچہ (بیرِ جُرانہؓ) پہ بھر جام چلا — بجھی نہ پیاس تو مسجد الحرام چلا

طواف کر کے گرا آکے چاہِ زمزم پر
پھر اس کے بعد کھڑا تھا وہ (دارِ ارقمؓ) پر

وہاں سے آگیا طائف کا یک بیک جو خیال — تو (وادیٔ عرنہ) صاف کر گیا پامال
نہ (اخشبین) کی گھاٹی میں وہ ہوا بحال — تڑپ کے (موقفِ) عالی سے دم میں تھا شمال

لگا کے نعرۂ اللہ (کوہِ رحمت) پر
جو اُچھلا (کُرہ) کی زمین سے (کرا) کی تھا پہ

نظر کے سامنے منظر (ہدیٰ) کا تھا دلکش — عجیب خطۂ دلچسپ، خوشنما، دلکش
وہ آبِ سرد وہ میدان کی ہوا دلکش — قسم خدا کی یہ ہے سرزمیں بھی کیا دلکش

سرور دے گئی دل کو فضا (سلامہ) کی
نسیم نجد کی آئی، ہوا (تہامہ) کی

بڑھا کچھ آگے تو کانوں میں اُسکے آئی صدا — کہ دیکھ (وادیٔ محرم) کا ہے بیاں جلوا
نفیس قصر، نرالی عمارتِ (شبرا) — جواب مل نہیں سکتا حجاز میں جس کا

ہنسی گُلوں کی جل اُسکے چمن میں سُن لینا
ملیں نہ پھول تو کانٹے ہی جا کے چُن لینا

وہ باغ تھے کہ چمن بندیاں تھیں قدرت کی — بچھونا پڑ رہی تھی شبنم سے آبِ رحمت کی
گُلوں کے تختے نہ تھے کیاریاں تھیں جنت کی — کچھ اس میں شک نہیں طائف جگہ ہے فرحت کی

لٹائے دیتا تھا سر سبز وادیوں کا سماں
کہ موجیں کرتی تھیں لہروں میں چلکے جیسے رواں

سمایا آنکھ میں اُس کی نہ قصر شُبرا کا
ملا نہ راستہ وہاں گلشن تمنا کا
گرا پہ پھر اُسے نے آیا جوش سودا کا
اک آستانۂ عالی کو دور سے تاکا

نئی وہ راہ میں تھا اور نئے طریق میں تھا
گرا سے جستجو کی (وادیٔ عقیق) میں تھا

یہی تو دامنِ کہسار میں وہ وادی ہے
کہ جسنے دیکھا ہے آنکھوں میں اُسنے جادی ہے
بنایا ہے یہ قدرت نے کیا فضا دی ہے
برس کے ابر نے اک کیفیت بڑھا دی ہے

وہ سیل پانی کی جاری جو اُس کے اندر تھی
بہت ہی صاف اک آب رواں کی چادر تھی

منجھی ہوئی تھیں جنوں کے فنون میں آنکھیں
کچھ اشک سرخ تھے یا تر تھیں خون میں آنکھیں
اُبل کے بند ہوئی تھیں جنوں میں آنکھیں
طراوت آئی تو کھولیں (عیون) میں آنکھیں

نگاہ شوق نے اک سبزہ زار دکھلایا
مدینے کا چمن پُر بہار دکھلایا

وہاں سے (کوہ اُحد) کی طرف جو آنکلا
تڑپ کے اپنے گریباں کو تار تار کیا
لپٹ گئی اُسے پھر خاک تربت (شہداؑ)
نظر کے سامنے آئی حالِ (شیر خدا)

بدن کو ناخن وحشت ... سے کر دیا گھائل
لگا کے خون شہیدوں میں ہو گیا داخل

جو آئی روضۂ اقدس سے رُخ بدل کے ہوا — تو مست ہو کے وہ جھوما چلی مچل کے ہوا
کہاں ٹھہرتا تھا، خود ہو گیا نکل کے ہوا — تڑپ کے برق، اُچھل کر چلا وہ، چل کے ہوا

بھٹکتے رہ گئے ہوش و حواس آئے ہوئے
ہوائے شوق اُسے لے چلی اُڑائے ہوئے

گھبا تھا جلوہ نیا دیدۂ تمنا میں — جھلک پائی تھی مجنوں نے جس کی لیلا میں
کہاں ہے نجد میں وہ بات ہے جو طیبہ میں — مناسبت نہیں (عذرا)[۳۵] میں اور زلیخا میں

غلط ہے جو کہے تھا اُس میں قیس کا پرتو
کہ پڑ رہا تھا یہاں تو اویسؓ کا پرتو

نظر میں پھرنے لگا وہ زمین کا ٹکڑا — کہ جو زمین کے نیچے ہے عرش سے اونچا
جو دیکھا والہ و شیدا نے قبۂ خضرا — اُٹھا کے ہاتھوں کو بیساختہ پکار اُٹھا

بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم
بتنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

قدم بڑھا کے لب آب تشنہ لب آیا — غلام خاص حضور شہ عرب آیا
دل اُسکا ہو گیا روشن جو وقت شب آیا — (مواجہ)[۳۶] نبوی میں وہ با ادب آیا

شرف تھا حرف ہوئے تھے رونگٹے بدن کے تمام
جب اُس نے ہر بُن ہوئے پڑھا صلوٰۃ و سلام

کیا یہ عرض کہ اے ذات پاک کے محبوب
محاسن اپنے عمل میں نہیں سوائے عیوب
شفیع حشر بنو گے تمھیں کہ ہو مطلوب
یہ التجا ہے بھلایا نہ جائے یہ مجذوب

رہے خیال جو ہو فیصلہ خدائی کا
اس امتی کا، زخود رفتہ کا، فدائی کا

جو مسجد نبوی سے نکل کے وہ آیا
جنوں نے پھر اُسے مکہ کی سمت دوڑایا
خیال (حجر[۵] و مقام) اپنے دل میں جب لایا
مگر تصور طیبہ نے خوب تڑپایا

رُخ اُس کا سوئے حرم تھا نظر مدینے میں
کہ جیسے سجدہ ہو کعبے کو سر مدینے میں

ٹھٹک کے رہ گیا وہ وسط راہ میں آکر
جو ایک آنکھ اِدھر تھی تو ایک آنکھ اُدھر
فدائے کعبہ تھا، قربانِ روضۂ اطہر
یہ کشمکش تھی غضب کی کہ چیخ اُٹھا مضطر

چگونہ یک دل من ہر دو جا مقیم شود
مگر کہ قطع کنم قلب را دو نیم شود

حواشی (بقید سلسلۂ شمار)

۵ ثبیر۔ حوالی مکہ میں بجانب مزدلفہ ایک پہاڑ کا نام۔

۲ھ قبیس وصفا دونوں مکہ کے مشہور پہاڑ۔

۳ھ کدا۔ مکہ کے محلہ شبکیہ کی جانب ایک چھوٹی پہاڑی۔

۴ھ مکہ میں معلاٰ کی طرف حجوں ایک پہاڑ ہے۔

۵ھ غار ثور۔ مکہ کا مشہور غار۔

۶ھ احمر۔ حوالی مکہ میں ایک پہاڑ کا نام۔

۷ھ کوہ نور۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادت کی جگہ۔ مکہ کا مشہور پہاڑ۔

۸ھ کبکب۔ مکہ اور طائف کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔

۹ھ قعیقعان کا مشہور پہاڑ۔ جو آج کل جبل ہندی کہا جاتا ہے۔

۱۰ھ اخشب بھی ایک پہاڑ کا نام ہے

۱۱ھ وادی مُحصّب۔ درمیان مکہ و منٰے مشہور وادی۔

۱۲ھ مشعر حرام مشہور و معروف جگہ مشاعر حج کی۔

۱۳ھ وج۔ طائف کی مشہور وادی بلکہ خود طائف کا نام۔

۱۴ھ نعمان۔ عرفات سے دو گھنٹے کی راہ پر ایک وادی۔ جس میں اس زمانہ تک مکے کی نہر عین زبیدہ کی انتہا معلوم ہو سکی ہے۔

۱۵ھ عین بازاں۔ مکہ کی نہر عین زبیدہ کا قدیم نام۔

۱۶ھ جوآنہ کی طرف طریقہ سنوسیہ کے مشائخ کی ایک خانقاہ جس میں باغ اور کنواں ہے۔

۱۷ھ جوآنہ۔ وہ مشہور مقام جہاں سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہاں کا کنواں مشہور ہے۔

۱۸ دامنِ کوہِ صفا میں حرم شریف کے قریب مشہور باشرجواب دارالخیزران کہا جاتا ہے۔

۱۹ وادی عرنہ درمیان منٰی و عرفات مشہور وادی۔

۲۰ اخشبین۔ عرفات کو جاتے ہوئے دہنے بائیں دو پہاڑوں کا سلسلہ۔

۲۱ موقف۔ یعنی عرفات۔

۲۲ عرفات کی مشہور پہاڑی۔

۲۳ کُر۔ طائف کی طرف جبل کرا پر چڑھنے کی جگہ دامن کوہ۔

۲۴ جبل کرا۔ طائف کا مشہور پہاڑ۔

۲۵ ہدی۔ برِ جبل کرا کا نام دلچسپ و دلکشا۔

۲۶ سلامہ۔ بیرون شہر طائف ایک پُرفضا مقام۔

۲۷ نجد و تہامہ۔ مشہور و معروف نام۔

۲۸ وادی محرم طائف کی طرف میقاتِ حرم۔

۲۹ قصر شبرا۔ طائف و حجاز کا بے نظیر قصر۔

۳۰ وادی عقیق۔ مدینہ منورہ کی مشہور و معروف مبارک وادی۔

۳۱ عیون۔ مدینہ منورہ میں زیر کوہ اُحد باغوں کا سلسلہ۔

۳۲ کوہ احد۔ مدینہ کا مشہور پہاڑ۔

۳۳ شہدا سے مراد شہدائے احد رضی اللہ عنہ۔

۳۴ خیر حد حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ۔

۳۵ عذرا بھی ایک نام منجملہ اسمائے مبارکہ مدینہ منورہ کے ہے۔

۳۶ مواجہ شریف۔ بارگاہ رسالت میں باریابی کے خاص مقام کا نام

۳۷ حجر۔ قول مشہور حطیم کا نام۔ مقام سے مراد مقام ابراہیمؑ۔

حضرت مولانا شاہ محمد ابوالشرف صاحب مجددی مہاجر کی

دوسری نظمیں

صبح حرم

اس قابل دید نظم میں بیت اللہ شریف کا وہ سماں دکھایا گیا ہے جو ایک عابد شب زندہ دار کو جھٹ پٹے وقت خدا کے گھر میں نظر آتا ہے۔ مطالب عالیہ ایسی پاکیزگی و شیرینی کے ساتھ ادا ہوے ہیں کہ پڑھنے والا مسرور و شاداں ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲ر

توشۂ حقیقت

اس منظوم مناجات میں اُن تمام مراحل کو بڑی خوبی سے بیان کیا ہے جو ہر مرنے والے کو پیش آتے ہیں۔ اور نام بنام جمیع انبیاے اولوالعزم، اہلبیت اطہار، صحابۂ کبار، و اولیاے عظام کے وسیلہ سے بخشش و شفاعت طلب کی ہے۔ اور اسی ضمن میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا بیان کیا ہے۔ قیمت ۲ر